34306 ـ میں ربانی بننا چاہتا ہوں.... دس وصیتیں

سوال

میرا ایك چھوٹا سا سوال ہے: وہ یہ کہ میں جنت میں جانا پسند کرتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ نفس کے ساتھ جہاد کروں، میں روزانہ اپنی والدہ کا ہاتھ چومنا چاہتا ہوں، میں شیطانی خواہشات سے دور رہنا چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالی مجھے روز قیامت ربانی بندے کے لقب سے پکارے ان شاء اللہ، میں اپنے بھائیوں سےمحبت کرنا چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان بڑھتا ہی رہے، مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو ہمیشہ حق پر ثابت قدم رکھے، اور آپ کی مراد اور خواہش پوری فرمائے، اور آپ کو توبہ اور رجوع کرنے والوں سے بنائے جو حق کو پہچانتے ہیں، اور حق کا دفاع کرتے ہیں، اور دین اسلام پر مضبوطی سے عمل پیرا ہوتے ہیں.

آپ نے جو سوالات مشورہ طلب کرتے وقت کیے ہیں وہ سوالات فطرت سلیمہ اور صاف ستھرذہنیت پر دلالت کرتے ہیں، اور اس سے علم ہوتا ہے کہ آپ بلندی تك پہنچنے کی بہت بڑی رغبت رکھتے ہیں، اور ہر حقدار کو اس کا حق ادا کرنے کی بھی رغبت ہے، یہ خواہشات بہت عظیم الشان ہیں، جو ایمان کے ساتھ ہی پائی جاسکتی ہیں.

اور جیسا کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالی سے ان کا قول مروی ہے:

" ایمان خواہش اور آروزوں کا نام نہیں، اور نہ ہی زیب و زینت اور زیور پہننے کا نام ہے، لیکن ایمان وہ ہے جو دل میں گھر کرے اور عمل اس کی تصدیق کرتا ہو.

میرے بھائی یہاں سے ہم آپ کے ساتھ ایمان کے معاملہ میں داخل ہوتے ہیں کہ ربانیت تك پہنچنے میں اس کی کیا اہمیت ہے، اور رضامندی کا حصول اور والدین سے حسن سلوك اور جنت کے حصول کی کامیابی کا سفر کریں گے.

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

جو بلند مرتبہ حاصل کرنا چاہتا ہے وہ راتوں کو بیدار ہوتا ہے، اور شاعر نے کیا خوب کہا:

اس کے لیے خوشخبری ہے رات جس کی آنکھیں بیدار رہتی ہیں، اور اس نے اپنے آقا و مولا کی محبت کے قلق میں

رات بسر كى.

اور وہ اكيلا ہى رات بھر ستاروں كى ركھوالى كرتا رہا، اس اللہ كے شوق سے اور اللہ تعالى كى آنكھيں اس كى ديكھ بھال كرتى رہيں.

اور اسى ليے فضيل رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" دلوں كے ليے حرام ہے كہ وہ دنيا ميں زھد اختيار كيے بغير ايمان كى حلاوت اور مٹھاس حاصل كرليں"

اور ان كا يہ بھى قول ہے:

" اگر تم رات كو قيام كرنے، اور دن ميں روزہ ركھنے كى قدرت نہيں ركھتے تو آپ كو علم ہونا چاہيے كہ آپ محروم ہيں"

لھذا پكا اور سچا مومن وہ ہے جو ايك دہكتے ہوئے انگارے جيسا دل ركھتا ہے، اور اسى ليے امام حاكم رحمہ اللہ تعالى نے اپنى مستدرك اور طبرانى نے معجم الطبرانى ميں صحيح سند كے ساتھ روايت بيان كى ہے كہ:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" يقينا تمہارے ايك كے دل ميں ايمان بوسيدہ اور پرانا ہو جاتا ہے جس طرح ايك كپڑا بوسيدہ اور پرانا ہوتا ہے، اللہ تعالى سے سوال كيا كرو كہ وہ تمہارے دلوں ميں ايمان كى تجديد كر دے"

يعنى كپڑے كى طرح دل ميں ايمان بھى بوسيدہ ہو جاتا ہے.

اور بعض اوقات مومن كے دل پر معصيت و نافرمانى كے بادل چھا جاتے ہيں، اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے يہى صورت بيان كرتے ہوئے فرمايا:

" كوئى ايسا دل نہيں جس ميں چاند كے بادلوں كى طرح بادل نہ ہو، جب اس پر بادل چھا جاتا ہے تو اس ميں اندھيرا ہو جاتا ہے، اور جب اس سے بادل چھٹ جاتا ہے تو روشن ہو جاتا ہے"

اسے امام طبرانى رحمہ اللہ تعالى نے طبرانى الاوسط ميں روايت كيا ہے، اور علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح قرار ديا ہے.

اسى طرح مومن كے دل پر بھى بعض اوقات اندھيرے بادل چھا جاتے ہيں تو اس كى روشنى اور نور چھپ جاتا ہے، اور وہ اندھيرے اور وحشت ميں رہ جاتا ہے، اور جب وہ ايمانى قوت و طاقت اور ايمانى بيلنس بڑھانے كى كوشش كرے

اور اللہ تعالى سے مدد و تعاون طلب كرے تو يہ بادل چھٹ جاتے اور اس كے دل كا نور واپس آكر اسے روشن كر ديتا ہے.

اسى ليے بعض سلف سے يہ قول مروى ہے كہ:

" بندے كى فقاہت ميں يہ شامل ہے كہ وہ اپنے ايمان كا خيال ركھے، اور اس ميں كمى نہ ہونے دے"

اور بندے كى فقاہت ميں يہ بھى ہے كہ:

" اسے علم ہونا چاہيے كہ شيطانى وسوسے كہاں سے اور كس طرح آتے ہيں"

لھذا ايمان كى طرف پلٹنا ضرورى ہے، جب آپ ايمان اور اس كے تقاضوں كى طرف پلٹيں گے، تو پھر آپ جو چاہتے ہيں وہ بھى حاصل كرسكيں گے، اسى ليے ميں آپ كے سامنے ايك قاعدہ اور اصول وضع كرتا ہوں، جس سے آپ ايمان كے وجود يا عدم وجود كو پركھ سكيں گے.

امام ابن جوزى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اے دروازے سے دھتكار ديے جانے والے، اے احباب كى ملاقات سے محروم كر ديے جانے والے، جب تم بادشاہ كے ہاں اپنى قدروقيمت معلوم كرنا چاہو تو پھر يہ ديكھو كہ وہ تم سے كونسا كام ليتا ہے، اوركس كام ميں لگاتا ہے اور كونسے اعمال ميں مشغول كرتا ہے، بادشاہ كے دروازے كے باہر كتنے ہى لوگ كھڑے ہيں، ليكن اس اندر وہى داخل ہوتا ہے جس كا خيال ركھا جائے، ہر دل قرب كے ليے درست نہيں ہوتا، اور نہ ہى ہر سينے ميں محبت ہوتى ہے، اور نہ ہى ہر باد نسيم سحرى كى باد نسيم كے مشابہ ہوتى ہے" .

اور جب آدمى يہ معلوم كرنا چاہے كہ وہ اللہ تعالى كے كتنا نزديك ہے، اور اللہ تعالى كے اوامر اور نواہى سے اس كا كتنا تعلق ہے، تو اسے اپنى حالت كى طرف ديكھنا چاہيے، اور وہ ديكھے كہ وہ كس كام ميں مشغول ہے، لھذا اگر تو وہ دعوت و تبليغ اور اس كے متعلق امور ميں مشغول ہے، اور مخلوق كو آگ ميں داخل ہونے سے بچا رہا ہے، اور جنت كے حصول اور كاميابى كے ليے اعمال كر رہا ہے، اور كمزور و لاچار اور ضرورتمنت شخص كى مدد كرتا ہے، اور والدين كے ساتھ حسن سلوك كرتا ہے، تو اسے خوش ہو جانا چاہيے اور اسے اللہ مالك الملك جو شہنشاہ ہے كے قرب اور اس كے ہاں اس كے مرتبہ كى خوشخبرى دى جاتى ہے، كيونكہ اللہ تعالى تو خير و بھلائى كى توفيق صرف اسى شخص كو ديتا ہے جس سے اللہ تعالى محبت كرے.

اور اگر وہ دعوت و تبليغ سے بھاگتا ہے، اور دعوت وتبليغ كا كام كرنے والے مبلغين حضرات سے نفرت كرتا اور بغض ركھتا ہے، اور بھلائى اور خير كے كاموں سے دور بھاگتا ہے، دنيا اور اسكے حصول ميں مشغول ہے، اور

سوائے قیل وقال کے کوئی کام نہیں، اور کثرت سے سوال کرتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اعمال کم ہیں، اور اپنی خواہشات اور شہوات کے پیچھے بھاگتا پھرتا ہے، تو اسے یہ جان لینا چاہیے کہ وہ اللہ تعالی سے دور ہے، اور جنت کے قریب کرنے والی اشیاء سے محروم ہے، جبکہ اللہ عزوجل اپنی کتاب میں فرماتا ہے:

جس کا ارادہ صرف جلدی والی دنیا (کا فوری فائدہ) ہی ہو اسے ہم یہاں جس قدر اور جس کے لیے چاہیں سردست دے دیتے ہیں بالآخر اس کے لیے جہنم مقرر کر دیتے ہیں جہاں وہ برے حالوں دھتکارا ہوا داخل ہو گا، اور جس کا ارادہ آخرت کے حصول کا ہو اور جیسی کوشش اس کے لیے ہونی چاہیے وہ کرتا بھی ہو اور وہ ایمان والا بھی ہو، پیس یہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی اللہ تعالی کے ہاں پوری قدر دانی کی جائے گی.

میرے بھائی.....

اگر آپ ہر قسم کی خیر وبھلائی میں اونچا مقام اور مرتبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں، جس میں یہ بھی ہے کہ آپ ربانی بندہ بنیں، اور اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوك کرنے والے بنیں، اور جنت کو حاصل کرنے والے ہوں، تو پھر آپ کو مندرجہ ذیل کام کرنا ہونگے:

اول:

اپنے نفس کے اندر ایمان بیدار کریں، وہ ایك ایمان ہی ایسی چیز ہے جو ایك مسلمان شخص کی دنیا و آخرت کی گمشدہ اشیاء تك پہنچنے کا راز اور راستہ ہے، ایمان ہی ہر خیر و بھلائی کی چابی اور کنجی ہے، اور ہر شرو برائی کو بند کرنے اور روکنے والا ہے.

ایمان کا باعث بننے اور پیدا کرنے والے اور نفس میں جاگزیں کرنے والے وسائل بہت زیادہ اور کئی ایك ہیں، ان میں سے اطاعت و فرمانبرداری میں کثرت اور اعمال صالحہ بھی ہیں.

دوم:

آپ اپنے مولا و آقا کی طرف سچائی اور صدق کے ساتھ متوجہ ہوں، جیسا کہ ایك اثر روایت کیا جاتا ہے:

جب میرا بندہ میری طرف اپنے دل ودماغ اور جسم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے، تو میں اس کی طرف اپنے بندوں کے دلوں کے ساتھ مودت و رحمت لیے متوجہ ہوتا ہوں"

یہ کہ آپ اللہ تعالی کو سب سے قیمتی اور بلند غرض و غایت بنائیں، اور سب سے اعلی ھدف یہ ہونا چاہیے کہ:

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اور صرف اپنی عبادت کے لیے ہی پیدا کیا ہے.

سوم:

آپ ہمیشہ بلند درجات کی جانب ہی جائیں، اور اپنی زندگی کا ھدف اللہ تعالی کی رضامندی و خوشنودی بنائیں، اور جنت کے حصول کے لیے عمل کریں، یا پھر سب سے بہتر کامیابی جنت الفردوس کے حصول کی کوشش کریں، اور جتنی بھی استطاعت ہے اس کے مطابق آپ یہ قیمتی اھداف پورے کرنے کی جدوجھد کریں.

چہارم:

تاریخ اسلامی میں صحابہ کرام اور تابعین عظام اور سلف صالحین کو نمونہ بنا کر ان کی پیروی کریں.

پنجم:

آپ ہرمنٹ اور ہر لحظہ کو غنیمت جانیں، اور دل کی ہر دھڑکن کو اپنے ایمانی بیلنس کے خزانے میں رکھیں.

ششم:

نیك اور صالح صحبت اختیار کریں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے، لھذا تم میں ہر ایك یہ دیکھے کہ وہ دوستی کس سے کر رہا ہے"

اسے ابو داود اور ترمذی نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

ہفتم:

اعمال صالحہ میں سے افضل اعمال کثرت کے ساتھ کریں، جو آپ کے لیے جلدی اور دیر والی سعادت کا باعث بنے گا.

ہشتم:

قیام اللیل اور سحری کے وقت دعا کرنا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں اس رغب سے ورم آجایا کرتی تھی کہ وہ اللہ تعالی کا شکر گزار بندہ بن سکیں، حالانکہ اللہ تعالی نے تو ان کےسارے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں.

نہم:

قرآنی تلاوت ورد پر ہمیشگی، اور غور وفکر اور تدبر تو قرآن کریم کے اسرار میں ہے.

دہم:

اللہ تعالی کی دعوت کو نشر کرنے کی حرص رکھنا، اور قدر الاستطاعہ دین کے لیے کام کرنا.

اور جب آپ کا ارادہ اس ربانیت تك پہنچنے کا ہے جس کی طرف آپ نگاہیں اٹھائیں ہوئے ہیں، تو پھر آپ ویسے بن کر دکھائیں جس طرح اللہ تعالی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بننے کا حکم دیا ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

کہہ دیجئے بلاشبہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا زندہ رہنا اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے.

ربانیت اللہ تعالی کی طرف نسبت ہے، اور یہ نسبت تو صرف اس آیت پر عمل پیرا ہوئے بغیر ہو ہی نہیں سکتی، وہ یہ کہ ہم ہر حالت میں اللہ رب العالمین کے لیے ہی ہوں، اور بن کر دکھائیں.

لھذا ربانیت تو اس کے بغیر آ ہی نہیں سکتی، ربانیت تو اسی طرح آسکتی ہے کہ عبادت کے شامل مفہوم کے مطابق اللہ تعالی کی عبادت کی جائے، اور اس طرح کہ زندگی اور موت، بلکہ حرکات و سکنات ساری کی ساری اللہ سبحانہ وتعالی کے لیے ہوں.

لھذا ہم کلام کریں اور زبان سے کچھ نکالیں تو وہی جس سے اللہ راضی ہو، اور عمل کریں تو ایسا جو اللہ تعالی کو راضی کردے، اور ان اقوال و اعمال میں ہماری نیتیں اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف متوجہ ہوں اور اس میں اخلاص پایا جائے، نہ کہ ہم عبادت کو صرف معین اورمحدود وقت میں سر اوپر نیچے کرنے میں محصور کر کے رکھ دیں، یا پھر کچھ مدت کے بعد تھوڑے سے درہم اور روپے نکال دیا کریں، یا ہر سال کچھ محدود ایام کے روزے رکھ لیا کریں، یا ہم اپنی زبانوں کو بعض اذکار اور نہ سمجھ آنے والے کلمات دے کر حرکت دیتے رہیں.

اور اسی لیے جو اعمال اس مرتبہ – ربانیت ـ کی طرف لے جاتے ہیں وہ بے شمار ہیں انہیں احاطہ قید میں لانا ممکن نہیں، اور وہ ہماری زندگی کے ہر شعبہ اور ہمارے وجود کی ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں، جو کہ ہم اور لوگوں پر اللہ تعالی کا فضل و کرم ہے.

صرف اتنا ہے کہ آپ جہاں بھی ہوں، اور جو لحظہ اور وقت بھی آپ کا گزرے، اسی میں گزرے جس سے اللہ تعالی راضی ہو، اور اس میں بسر ہو جس کے متعلق آپ کا خیال ہو کہ اللہ تعالی تمہیں اس کام پر دیکھنا چاہتا ہے، اور اس پر عمل بھی کریں، تو اس طرح آپ ربانی بن جائیں گے.

المرجع:

ماخوذ از: اسلام آن لائن ویب سائٹ

واللہ اعلم .